بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۲۰ پیسے

جلد ۶۸/۳۳ | ۱۴ ربیع الثانی ۱۳۹۹ھ ۔ ۱۳ امان ۱۳۵۸ ہش ۔ ۱۳ مارچ ۱۹۷۹ء | نمبر ۵۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۳ مارچ ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کیساتھ رکھے اور ہمیشہ اپنی خاص تائید و نصرت سے نوازتا رہے ۔ آمین

---

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ :۔

سر درد اور کمزوری کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے

احباب دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر سلامت رکھے ۔ آمین

---

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی تحریر فرماتی ہیں :۔

" محترمہ ہدایت سعو قیہ صاحبہ اہلیہ مکرم ہدایت اللہ ہبلش صاحب فرانکفرٹ جرمنی میں شدید بیمار ہیں احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں ۔"

---

## امراء کرام و صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ

## ضروری گذارش

امراء کرام و صدر صاحبان کی خدمت میں گذارش ہے کہ از راہِ کرم

۱ ۔ چندہ عام حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ نیز زکوٰۃ کی وصول شدہ رقوم فوری طور پر مرکز میں بھجوا دی جائیں ۔

۲ ۔ مجلس مشاورت تک وصول ہونے والی رقوم مجلس مشاورت میں شمولیت کے لئے تشریف لاتے ہوئے ہمراہ لیتے آئیں اور داخل خزانہ فرما کر عند اللہ ماجور ہوں ۔

(ناظر بیت المال آمد ۔ ربوہ)

---

### بحرِ حکمت کے موتی ، جوامع الکلم ، جواھر الکلام

# یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اپنے بندوں کی توبہ کو قبول کرتا ہے

## توبہ کے معنے یہ ہیں کہ انسان گناہوں کو چھوڑ کر پاکیزہ زندگی اختیار کرے

**ارشادِ باری تعالیٰ**

اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَاْخُذُ الصَّدَقٰتِ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝ (التوبۃ : ۱۰۴)

ترجمہ :۔ کیا ان کو معلوم نہیں کہ اللہ ہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ کو قبول کرتا اور ان کے صدقات لیتا ہے (رسول نہیں) اور اللہ تعالیٰ ہی ہے جو بہت توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے ۔

**حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم**

اَللّٰهُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ مِنْ اَحَدِكُمْ سَقَطَ عَلٰى بَعِيْرِهٖ وَقَدْ اَضَلَّهٗ فِيْ اَرْضِ فَلَاةٍ ۔ (بخاری)

ترجمہ :۔ اپنے بندے کی توبہ پر اللہ تعالیٰ اتنا خوش ہوتا ہے کہ اتنی خوشی اس آدمی کو بھی نہیں ہوئی ہوگی جسے جنگل میں کھانے پینے سے لدا ہوا گمشدہ اونٹ اچانک مل جائے ۔

**ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام** :۔ " توبہ کے معنی رجوع کے ہیں ۔ یہ اس حالت کا نام ہے کہ انسان اپنے معاصی سے جن سے اس کے تعلقات بڑھے ہوئے ہیں اور اس نے اپنا وطن انہیں مقرر کر لیا ہوا ہے ۔ گویا کہ گناہ میں اس نے بود و باش مقرر کر لی ہوئی ہے ۔ تو توبہ کے معنے یہ ہیں کہ اس وطن کو چھوڑنا اور رجوع کے معنے پاکیزگی کو اختیار کرنا ۔ اب وطن کو چھوڑنا بڑا گراں گزرتا ہے اور ہزاروں تکلیفیں ہوتی ہیں ۔ ایک گھر جب انسان چھوڑتا ہے تو کس قدر اُسے تکلیف ہوتی ہے اور وطن کو چھوڑنے میں تو اس کو سب یار دوستوں سے قطع تعلق کرنا پڑتا ہے اور سب چیزوں کو مثل چارپائی ، فرش و ہمسائے ، وہ گلیاں کوچے ، بازار سب چھوڑ چھاڑ کر ایک نئے ملک میں جانا پڑتا ہے یعنی اُس (سابقہ) وطن میں کبھی نہیں آتا ۔ اس کا نام توبہ ہے ۔ معصیت کے دوست اور ہوتے ہیں اور تقویٰ کے دوست اور ۔ اس تبدیلی کو صوفیاء نے موت کہا ہے ۔ جو توبہ کرتا ہے اُسے بڑا حرج اُٹھانا پڑتا ہے اور سچی توبہ کے وقت بڑے بڑے حرج اُس کے سامنے آتے ہیں اور اللہ تعالیٰ رحیم کریم ہے وہ جب تک اُس کل کا نعم البدل عطا نہ فرما دے نہیں مارتا ۔ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ میں یہی اشارہ ہے کہ وہ توبہ کر کے غریب ، بیکس ہو جاتا ہے اِسی لئے اللہ تعالیٰ اُس سے محبت اور پیار کرتا ہے اور اُسے نیکوں کی جماعت میں داخل کرتا ہے ۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۷)

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۴ ربیع الثانی ۱۳۹۹ھ
۱۳ امان ۱۳۵۸ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# آخرت کے برحق ہونے پر عقلی اور شاہداتی دلائل

ہم گزشتہ شمارہ میں قرآن مجید کی رُو سے اس امر پر روشنی ڈال چکے ہیں سب سے بڑی گمراہی جس کے نتیجہ میں ساری خرابیاں پیدا ہوتی ہیں اور جن کی وجہ سے خدا تعالیٰ اصلاحِ خلق کی غرض سے اپنے ماموروں کو دنیا میں مبعوث فرماتا ہے یہ ہوتی ہے کہ لوگ دنیا کی محبت میں غرق ہو کر آخرت کے بارہ میں شکوک و شبہات میں پڑ جاتے ہیں اور انکار کی حد تک اس سے لاپرواہ ہو کر اباحتی زندگی گزارنے لگتے ہیں۔ اس بنیادی خرابی کی وجہ سے ہی لوگ مامورینِ الٰہی کا انکار کر کے اور آیاتِ الٰہی کا مذاق اُڑا کر اپنے آپ کو مستحق عذاب بنا لیتے ہیں۔

اس حقیقت کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں متعدد جگہ بیان فرمایا ہے اور غرض اس سے یہ ہے کہ یہ حقیقت لوگوں کے اچھی طرح ذہن نشین ہو جائے اور وہ آخرت کے بارہ میں شکوک و شبہات میں مبتلا ہونے سے بچیں۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ نے سورہ قٓ میں بھی اس حقیقت پر بہت تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ چنانچہ کفار مکہ نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار اسی وجہ سے کیا کہ آخرت کے بارہ میں اُن کا یقین متزلزل ہو چکا تھا۔ انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام میں سے سب سے زیادہ عجیب یہی بات لگی کہ آپ انہیں آخرت پر ایمان لانے کی طرف دعوت دے رہے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اُن کی اس کیفیت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

بَلْ عَجِبُوٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا شَیْءٌ عَجِیْبٌ ۝ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ۚ ذٰلِكَ رَجْعٌۢ بَعِیْدٌ ۝ (قٓ آیات ۳، ۴)

ترجمہ:۔ مگر یہ لوگ تعجب کرتے ہیں کہ ان کے پاس انہی میں سے ڈرانے (اور ہوشیار کرنے) والا آیا ہے سو یہ (کافر) کہتے ہیں یہ (اخروی زندگی) عجیب سی چیز لگتی ہے کیا جب ہم مر جائیں گے اور مٹی ہو جائیں گے تو پھر دوبارہ زندہ ہو جائیں گے؟ یہ لوٹنا تو (عقل سے بہت) بعید ہے۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے سورۃ قٓ کی آیات ۷ تا ۱۲ میں اُخروی زندگی کے برحق ہونے کو بعض عقلی اور مشاہداتی دلائل کے ذریعہ ذہن نشین کرایا ہے۔ یہ دلائل ایسے واضح اور محکم ہیں کہ عقلِ انسانی ان کا انکار کر ہی نہیں سکتی۔ اللہ تعالیٰ نے آخرت کا انکار کرنے والوں کو یاد دلایا ہے کہ وہ ذرا آسمان کو دیکھیں کہ ہم نے اس کو کیسا بنایا ہے اور اسے چاند، سورج، ستاروں اور سیاروں سے زینت دی ہے۔ ہم نے اسے ایسا بنایا ہے کہ اس کے پورے نظام میں معمولی سا خلل بھی واقع نہیں ہوتا۔ پھر وہ زمین، اس کی ساخت اور اس کی خاصیتوں پر غور کریں اور دیکھیں کہ اس میں ہر چیز کے ہم نے خوبصورت جوڑے بنائے ہیں اور ان جوڑوں سے کیا جمادات اور کیا نباتات اور کیا انسان اور دیگر حیوانات سب کی افزائشِ نسل کا ایک عجیب و غریب نظام قائم کیا ہے۔ پھر یہ بھی دیکھیں کہ ہم آسمان سے بادلوں کی شکل میں برکت والا پانی اُتارتے ہیں اور اس سے مُردہ زمین کو زندہ کر دکھاتے ہیں۔ اس کے اثر کے نتیجہ میں ہمارے حکم سے بے جان مٹی میں ایسی جان پڑتی ہے کہ وہی زمین جو مُردہ نظر آ رہی ہوتی ہے سرسبز و شاداب باغوں اور لہلہاتی کھیتیوں نیز پھلوں اور میووں کی شکل میں زندگی اور حُسن و رعنائی سے بھرپور نمود نظر آنے لگتی ہے۔ ہم اسے بار بار زندہ کر دکھاتے ہیں۔ زمین کے بار بار زندہ کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ اسی سے حیاۃ الآخرۃ کی دلیل لاتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَاَحْیَیْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّیْتًا ۚ كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ ۝ (قٓ آیت ۱۲)

ترجمہ:۔ اور ہم اس (یعنی پانی) کے ذریعہ سے مُردہ ملک کو زندہ کرتے ہیں۔ اسی طرح مرنے کے بعد نکلنا ہوگا۔

## آخرت کے متعلق شبہات کا ازالہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ الحج کی آیات ۶ و ۷ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے لوگو! تم کو مرنے کے بعد کی زندگی کے متعلق کیوں شبہات ہیں؟ کیا تم دیکھتے نہیں کہ تمہاری پہلی پیدائش کس طرح بے جان چیزوں سے ہوتی ہے۔ مٹی سے سبزہ نکلتا ہے۔ پھر اُس سبزہ کو کھا کر نطفہ بنتا ہے۔ پھر نطفہ خون کے لوتھڑے کی شکل اختیار کرتا ہے۔ پھر وہ گوشت کی شکل اختیار کر لیتا ہے جس کا کچھ حصہ تو انسانی جسم کی شکل اختیار کر چکا ہوتا ہے اور کچھ حصہ ابھی ایسی شکل اختیار نہیں کر چکا ہوتا۔ پیدائش کی یہ ترتیب اس لئے رکھی گئی ہے تاکہ ہم اس سے تمہاری روحانی پیدائش کا انداز بھی تمہیں بتا سکیں۔ اور جب ہم جنین کو ایک حد تک پیدا کر لیتے ہیں تو ہم اس کو ایک عرصہ تک رحم میں رکھتے ہیں۔ پھر اُسے ایک بچہ کی شکل میں باہر نکالتے ہیں تاکہ آہستہ آہستہ تم اپنی جوانی کو پہنچو۔ اور تم میں سے کسی کی روح تو پہلے ہی یعنی دنیا میں کام کرنے سے پہلے قبض کر لی جاتی ہے اور تم میں سے بعض کو بڑھاپے کی کمزور عمر تک لے جایا جاتا ہے۔

تاکہ ایک خاص مقدار تک علم حاصل کر کے وہ بالکل جاہل ہو جائے۔ اور تم زمین کو بھی دیکھتے ہو کہ وہ بالکل بے طاقت پڑی ہوئی ہوتی ہے لیکن جب ہم اس پر پانی برساتے ہیں تو وہ لہلہانے لگتی ہے اور اس کی سبزی اُگنے لگتی ہے اور ہر قسم کے خوبصورت نباتی جوڑے اُگانے لگتی ہے۔ یہ اس لئے ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہر بات پوری ہو کر رہتی ہے اور وہ مُردوں کو زندہ کرتا ہے اور ہر اُس چیز پر قادر ہے جو اُس کے منشاء کے مطابق ہوتی ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ اول صفحہ ۱۹)

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے آخرت کا انکار کرنے والوں کے وسوسوں کا ذکر کیا ہے اور بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن کے وسوسوں اور اُن کی کج بحثیوں سے خوب واقف ہے وہ اپنے وسوسوں اور کج بحثیوں کی وجہ سے اپنے آپ کو مستحق عذاب بنا رہے ہیں اور وہ اس امر کو بالکل فراموش کر بیٹھے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی رگ جان سے بھی زیادہ قریب ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

اَفَعَیِیْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ ۭ بَلْ هُمْ فِیْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ ۝ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ښ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ ۝ (قٓ آیات ۱۶، ۱۷)

ترجمہ:۔ کیا ہم پہلی پیدائش سے تھک گئے ہیں؟ (نہیں!) لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہ دوسری پیدائش کے بارہ میں شبہ میں پڑے ہوئے ہیں۔ اور ہم نے ہی تو انسان کو پیدا کیا ہے اور جو کچھ اس کا دل اس کے اندر وسوسے پیدا کرتا ہے اس سے ہم خوب واقف ہیں اور ہم اس (یعنی انسان) سے اس کی رگِ جان سے بھی زیادہ قریب ہیں۔

اس کے ثبوت میں اللہ تعالیٰ نے گزشتہ قوموں کا ذکر کیا ہے جنہوں نے آخرت کے بارہ میں شکوک و شبہات میں مبتلا ہونے کی وجہ سے مامورینِ الٰہی کا انکار کیا اور اُن کی ہنسی اُڑائی۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے انہیں عذاب سے ڈرایا اور چونکہ وہ اپنے کرتوتوں سے باز نہیں آئے اور آخرت کے انکار کے ساتھ ان ماموروں کے انکار پر بھی بضد رہے اس لئے اللہ تعالیٰ کے عذاب نے انہیں آپکڑا اور ان کی کج بحثیاں انہیں بچا نہیں سکیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّاَصْحٰبُ الرَّسِّ وَثَمُوْدُ ۝ وَعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ وَاِخْوَانُ لُوْطٍ ۝ وَّاَصْحٰبُ الْاَیْكَةِ وَقَوْمُ تُبَّعٍ ۭ كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِیْدِ ۝ (قٓ آیات ۱۳ تا ۱۵)

ترجمہ:۔ ان سے پہلے نوح کی قوم نے اور خندق والوں نے اور ثمود نے اور عاد نے اور فرعون نے اور لوط کے بھائیوں نے اور جنگل کے رہنے والوں نے اور قوم تبّع (یعنی یمن کے لوگوں) نے ہمارے رسولوں کو جھٹلایا تھا آخر میرے عذاب کا وعدہ پورا ہو کر رہا۔

الغرض آخرت کا انکار یا اس کے بارہ میں شکوک و شبہات کا پیدا ہونا وہ بنیادی خرابی ہے جو قوموں کو ہدایت سے محروم کر کے انہیں گمراہی کے راستوں پر گامزن کرنے کا موجب بنتی ہے اور پھر ان سے مامورینِ الٰہی کا انکار کرا کے انہیں خدا تعالیٰ کی ناراضگی اور عذاب کا مورد بنا دیتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# ہمارے جلسہ سالانہ کے امتیازی پہلو

مکرم مولوی سلطان محمود صاحب شاہد مربی سلسلہ

جماعت احمدیہ فکری اور عملی طور پر سراسر ایک دینی اور روحانی جماعت ہے جس کا قیام سابقہ انبیاء کی پیشگوئیوں حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی عظیم بشارتوں اور قرآنی وعدوں کے مطابق خدا تعالےٰ کی قدرت کاملہ اور حکمت بالغہ کے تحت عمل میں آیا ہے۔ اور جماعت احمدیہ کے اس بنیادی وصف کا منطقی نتیجہ یہی ٹھہرتا ہے۔ کہ اس کے تمام تر مقاصد اور ان کے حصول کے لئے جملہ پروگرام اور طریقہ ہائے کار اپنے اندر نرالی اور امتیازی شان رکھتے ہوں جو اسے دنیا کی تمام جماعتوں سے ممیز اور ممتاز مقام پر فائز ظاہر کریں۔ اور امر واقعہ بھی یہی ہے کہ جماعت احمدیہ اپنے اوصاف میں اللہ تعالےٰ کی تائید و نصرت کے ساتھ ہر پہلو اور ہر میدان میں ایک بے مثال عظمت کی حامل ہے۔ لیکن ذیل کی سطور میں جماعت احمدیہ عالمگیر کے جس امتیازی پہلو کا ذکر مقصود ہے اس کا تعلق جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ سے ہے۔

فی زمانہ بہت سے ایسے بڑے بڑے اجتماعات ہوتے رہتے ہیں جو کبھی خالصۃً سیاسی یا دنیاوی مقاصد کے حامل ہوتے ہیں اور کبھی مذہبی یا نیم مذہبی نوعیت کے ہوتے ہیں لیکن جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ان تمام اجتماعات سے بالکل جداگانہ رنگ رکھتا ہے۔ مگر قبل اس کے جلسہ سالانہ کے امتیازی پہلوؤں کا تذکرہ کیا جائے یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ایک سراسر بے بنیاد شبہ کا ازالہ کر دیا جائے جو جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کی نسبت بعض کم علم یا کم فہم مخالفین کی طرف سے یہ کہہ کر بیان کی جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ نے جلسہ سالانہ کے رنگ میں حج بیت اللہ کے بالمقابل حج کا اجراء کر رکھا ہے۔ عقل و فکر سے کام لینے والے لوگ اگرچہ ایسی سطحی اور سفلی باتوں پر یقین نہیں کر سکتے۔ مگر پھر بھی اتنا واضح کر دینے میں چنداں مضائقہ نہیں کہ جو لوگ جماعت احمدیہ کے خلاف ایسے شبہ کو ہوا دیتے ہیں۔ ان کے بارہ میں یہ بات وثوق سے کہی جا سکتی ہے۔ کہ نہ تو انہیں حج بیت اللہ کا شرف حاصل ہے اور نہ ہی جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ میں شمولیت کی سعادت انہیں نصیب ہے۔ ورنہ ایسی بے تکی بات ان کی زبان یا قلم سے ہرگز نہ نکلتی۔ ان کی محرومیت اور کم نصیبی ایک طرف تو حقائق سے کلی ناواقفیت دوسری طرف ایسے شبہات کو جنم دینے کا باعث بنی ہیں۔ جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس ایمان پر پختگی سے قائم ہے کہ حج بیت اللہ اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے ایک اہم رکن ہے اور تکمیل شریعت اسلامیہ کے بعد جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے ہوئی تھی تا قیامت اس میں کسی کمی یا بیشی کی گنجائش نہیں ہے۔ اور نہ ہونے کا سا جواز۔ لہذا جماعت احمدیہ کے خلاف یہ اتہام کہ حج بیت اللہ کی فرضیت و اہمیت میں جماعت کسی کمی بیشی کی روادار ہے سراسر ظلم اور ناانصافی کا مظہر ہے۔ جماعت کے لاتعداد افراد بفضلہ تعالےٰ بیت اللہ کا حج کرنے کا شرف رکھتے ہیں اور ہمیشہ اس شرف کے حصول کے لئے متمنی رہتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے خلاف ایسا الزام تراشنے والوں کی فکر کی بے بضاعتی اور تضاد بیانی اسی سے عیاں ہے کہ ایک طرف وہ جماعت کو متبادل حج رائج کرنے کا الزام دیتے ہیں تو دوسری طرف وہ متعلقہ حکام کو یہ زور بھی دیتے رہتے ہیں کہ احمدیوں کو مکہ مکرمہ جانے اور بیت اللہ کا حج کرنے سے قانوناً اور حکماً روکا جائے۔ ظاہر ہے کہ اگر ایسے متضاد فکر رکھنے والوں کو یہ فکر ہوتا کہ احمدیوں نے فی الواقعہ حج بیت اللہ کا متبادل حج اپنے ہاں رائج کر رکھا ہے۔ تو پھر انہیں احمدیوں کے مکہ مکرمہ جانے کے خلاف آواز اٹھانے کی ضرورت پیش نہ آتی۔ مگر ان کا اپنا طرز عمل خود انہی کی تغلیط و تردید کر رہا ہے۔

جلسہ سالانہ کے امتیازی پہلو متعدد نوعیت کے ہیں۔ لیکن اختصاراً صرف چند پہلو یہاں تحریر کئے جا رہے ہیں

**اوّل —**

اس زمانہ میں دین اسلام کے احیاء اور شریعت اسلامیہ کے قیام کی خاطر اللہ تعالےٰ نے مہدی معہودؑ کے ذریعہ اس جلسہ کی بنیاد خود اپنے ہاتھ سے رکھی ہے۔ اس لحاظ سے حضرت مہدی علیہ السلام کا وجود ایک واسطہ اور ذریعہ کا رنگ رکھتا ہے۔ ورنہ درحقیقت اس الٰہی جلسہ کا بانی خود خدا تعالےٰ ہے۔

**دوئم —**

اس جلسہ کے اغراض و مقاصد کا لب لباب یہ ہے کہ عملی زندگی میں ادائیگی حقوق اللہ و حقوق العباد کا حسین امتزاج اور دلکش مظاہرہ دنیا کے سامنے پیش کیا جائے۔ تاکہ مادیت، دہریت، بےدینی اور بے راہ روی کے زہریلے اثرات کے خلاف اس آسمانی تریاق سے بھی دنیا کو متعارف اور روشناس کرایا جائے جو سرور کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فرزند جلیل حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے ذریعہ اللہ تعالےٰ نے اس زمانے میں نازل فرمایا ہے۔

**سوئم —**

اس جلسہ میں کسی قسم کے دنیاوی اغراض سیاسی مفادات، حصول مال و دولت کی خواہشات اور نمود و نمائش کے احساسات کا شائبہ تک نہیں پایا جاتا۔ اور اس اعتبار سے یہ اجتماع دنیا بھر میں منفرد مقام رکھتا ہے۔

**چہارم —**

اس جلسہ کے جملہ پروگراموں میں بنیادی اہمیت ان تقاریر کو حاصل ہوتی ہے۔ جو سراسر علمی، دینی اور روحانی مائدہ کا رنگ رکھتی ہیں۔ جن میں نئے دلائل اور نئے سے نئے شواہد کی فراوانی ہوتی ہے۔ لیکن کسی دوسرے مسلک یا مکتبۂ فکر کے خلاف الزام تراشی، طعن و تشنیع یا تضحیک و تحقیر کا ہلکا سا اشارہ کنایہ بھی روا نہیں سمجھا جاتا۔ اور وہ چیز جسے "تعصب" کہتے ہیں اس کا یہاں ملنا قطعی محال ہے۔

**پنجم —**

یہ جلسہ اپنے عروج کے لحاظ سے اگرچہ دسمبر کی ۲۶، ۲۷، ۲۸ تاریخوں میں محدود ہے لیکن ابتدائی اور اختتامی مراحل کو شامل کر کے اس جلسہ کی روح پرور بہار و رونق کئی ہفتوں تک ممتد ہے۔ اور یہ سارا عرصہ خصوصیت کے ساتھ یہاں کی فضا میں ہر سو امن و سلامتی، محبت و فدائیت، بے پناہ جذبۂ اخوت اور بے مثال ولولۂ ایثار و اخلاص کا نور پھیل کر ماحول کو جگمگا دیتا ہے۔ اور انسان اس دھرتی کا باسی ہوتے ہوئے بھی اپنے آپ کو ایک نئی دنیا میں محسوس کرتا اور وجد میں گنگنانے لگتا ہے۔ کیوں

ہم تو بستے ہیں فلک پہ اس زمیں کو کیا کریں

**ششم —**

فرد اپنی قوم کا جزو ہوتا ہے اور افراد سے مل کر قومیں بنتی ہیں۔ اور اجتماعی مواقع پر قوموں کا تشخص نکھر کر سامنے آ جاتا ہے۔ اور بالعموم دیکھا جاتا ہے۔ کہ افراد کے ذاتی اوصاف اور کمالات اجتماعیت کی وادی میں پہنچ کر اپنی جاذبیت اور اہمیت کھو بیٹھتے ہیں۔ لیکن جماعت احمدیہ کے اس جلسہ کی کیفیت یکسر مختلف ہے۔ ایک احمدی خواہ دنیا کے کسی بھی گوشے میں آباد ہو اپنے کردار اور اپنے ذاتی اوصاف کی وجہ سے اگرچہ ہمیشہ اپنے ماحول میں ممتاز اور منفرد مقام پر فائز ہوتا ہے۔ لیکن جب یہی افراد کم و بیش ڈیڑھ دو لاکھ کی تعداد میں کئی دنوں تک متواتر ایک نہایت مقدس ماحول میں جمع ہوتے ہیں۔ تو ان کے ذریعہ تشکیل پانے والا قومی اور اجتماعی تشخص لاکھوں گنا زیادہ حسین اور پرکشش بن جاتا ہے۔ اور ایسا کیوں نہ ہو۔ جبکہ کائنات عالم کو ترتیب و تزئین دینے والے قادر و توانا نے خود اپنے ہاتھ سے اس جلسہ کی بنیادی اینٹ رکھی ہے اور بے پناہ طاقتور تنظیم، نہایت حسین ترتیب، کمال درجہ کی منضبط تشکیل اور بے حد خوبصورت تزئین کی دولت سے اس نے تمام معمورۂ عالم میں اس وقت صرف اور صرف جماعت احمدیہ کو مالا مال کیا ہے۔ فالحمد للہ ثم الحمد للہ

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ میں جماعت کے اجتماعی تشخص کی غیر معمولی تاثیرات کو

مخالفین تک محسوس کرتے ہیں کہ صرف اقرار کی بجائے بعض اوقات تعصب اور ضد کی راہ اختیار کرتے ہیں ... کے لئے سوچتے اور کوشش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے آمین۔

**ہفتم —**

اس جلسہ کا بانی اللہ تعالیٰ ہے۔ اور اس کے بلانے والے حضرت امام مہدی علیہ السلام ہیں۔ اور تمام وہ لوگ جو اس جلسہ میں شمولیت کی سعادت پاتے ہیں۔ وہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے مہمان ہوتے ہیں۔ اس لئے ان خدائی مہمانوں کی خدمت بجا لاتے ہیں جن کی تعداد ہر سال بڑھتی جاتی اور پونے دو لاکھ تک پہنچ چکی ہے۔ اخراجات اور کثیر مصارف کے بوجھ کو کبھی درخور اعتنا نہیں سمجھا گیا۔ ہر مہمان کے لئے مناسب رہائش اور خوراک کا انتظام بغیر کسی اجرت اور معاوضہ کے کیا جاتا ہے۔ اور اس جلسہ کا یہ مہمان نوازی کا پہلو بہت سے زائرین کے لئے حیرت کا باعث بھی ہوتا ہے۔ پونے دو لاکھ مہمانوں کو ان کی قیام گاہوں میں نہایت وقار اور احترام کے ساتھ صبح و شام کھانا پیش کرنا انتظامات کو اعجازی رنگ دے دیتا ہے۔ اور اس کی مثال دنیا کے کسی اور اجتماع میں ملنی محال ہے۔ علاوہ ان مہمانوں کے جو اس موقعہ پر رضاکارانہ خدمات کے لئے اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں۔ ربوہ کے مکینوں کی غالب اکثریت اس عظیم جلسہ کے موقعہ پر خدمات بجا لانے کے لئے میدان میں نکل آتے ہیں۔ سکولوں کالجوں کے طلب و طالبات۔ صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے عملہ کارکنان بلکہ شہر کے بڑے بوڑھے جوان سبھی اپنے بازو ڈول پیچے سنبھالے مسابقت فی الخیرات کے جذبے سے سرشار دن رات اپنی اپنی ڈیوٹیاں بجا لاتے ہیں۔ اور یہ تمام تر خدمات رضاکارانہ اور حصول رضائے الٰہی کے جذبے سے انجام دی جاتی ہیں۔ اور کسی قسم کا مالی فائدہ یا معاوضہ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس لئے میزبان اور مہمان کا فرق عملاً ختم ہو کر رہ جاتا ہے۔ اور یہ جاننا ناممکن ہو جاتا ہے کہ کون مہمان ہے اور کون میزبان۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ جلسہ سالانہ کی بنیادی اغراض میں اس مقصد کو بہت زیادہ وقعت اور اہمیت حاصل ہے کہ احمدی معاشرہ کو اس قدر یک رنگ اور یک جان بنا دیا جائے کہ من و تو کا فرق اور امتیاز یکسر معدوم ہو کر معاشرہ میں حقیقی وحدت قائم ہو جائے۔

**ہشتم**

سرکار دو عالم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو انسانیت کا نصف بہتر قرار دیا ہے۔ مگر برا ہو موجودہ مادیت زدہ تہذیب نو کا جس کے باعث انسانی معاشرہ کے نصف بہتر کی قدر و قیمت اس قدر کمتر ہوتی ہے کہ معاشرہ میں عورت کے دل سے احساس زیاں تک جاتا رہا ہے۔

جماعت احمدیہ جو تعلیمات قرآنی اور فرمودات نبوی کو مشعل راہ اور حرز جان بنا کر دنیا بھر کی اصلاح کے لئے کوشاں ہوتی ہے۔ اس کے لئے اس امر کا خاص اہتمام ہے کہ انسانی معاشرہ کے نصف بہتر کی نہ صرف قدر و قیمت استوار ہونی چاہیئے۔ بلکہ دنیا بھر کے مستقبل کا گہوارہ ہونے کی وجہ سے اسے صحیح عظمت اور اصل اہمیت دی جائے۔ اس غرض سے جلسہ سالانہ جیسے عظیم اجتماع کے موقعہ پر مستورات کی تعلیم و تربیت اور بامقصد تنظیم کی خاطر ان کے پروگرام مردوں کے پروگراموں کے متوازی چلتے ہیں۔ اور کسی قسم کا کوئی ٹکراؤ یا تضاد نہیں ہوتا۔ مثلاً مستورات کے جلسہ کے لئے علیحدہ باپردہ جلسہ گاہ ان میں علم و فضیلت رکھنے والی مستورات کی تقاریر۔ مستورات کے قیام کے لئے علیحدہ باپردہ قیام گاہیں حتیٰ کہ سڑکوں پر آمد و رفت کے وقت مستورات کے لئے علیحدہ حد بندی کر دی جاتی ہے۔ تاکہ وہ باوقار اور باعزت طریق سے نقل و حرکت کر سکیں اور مردوں کے اژدہام کے باعث مستورات آمد و رفت میں کوئی دقت یا خلل نہ محسوس کریں۔ یہ سارے انتظامات اس حسن و خوبی سے چلائے جاتے ہیں کہ مستورات اسلامی پردہ کی پوری پابندی کے ساتھ اپنے تمام پروگراموں پر عمل درآمد کرتی ہیں۔ اور اس فرسودہ خیالی کی تغلیط خود بخود ہو کر رہ جاتی ہے کہ اسلامی پردہ عورت کی ترقی میں حائل ہے۔

اصل حقیقت یہ ہے کہ اسلام نے عورت کے لئے کمال اور عروج کا جو مقام تجویز کیا ہے اس تک رسائی میں اسلامی پردہ حائل نہیں بلکہ ممد ہے اور تہذیب نو ظلمت اور ذلت کی جس وادی میں انسانی معاشرہ کے نصف بہتر کو دھکیل کر لے جا رہی ہے۔ اس میں پردے کے اسلامی احکام سد راہ نہیں بلکہ عورت کا فطری جذبہ عفت و حیا حائل ہے اور تہذیب نو دراصل اسی جذبۂ فطری کے درپے ہے مگر بظاہر پردے کے اسلامی احکام کو مطعون ٹھہرا کر اپنا راستہ صاف کرنا چاہتی ہے۔ جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ایسی تہذیب نو سے بیزاری کا ایک نہایت مؤثر اور دلکش مظاہرہ ہے جس کی مثال اور کہیں ملنی ممکن نہیں۔ (باقی)

# دعائے مغفرت

۱۔ محترمہ جنت النساء بیگم صاحبہ (موصیہ ۱۸۷۲۶) اہلیہ محترم ماسٹر قطب الدین صاحب ریٹائرڈ ٹیچر قضائے الٰہی سے مورخہ ۷ مارچ ۱۹۶۹ء کی شام فوت ہو گئی ہیں۔ مرحومہ محترم عطا محمد صاحب بنگوی مرحوم سابق امیر جماعت چڑانوالہ اور محترم عبد الرحمٰن صاحب بنگوی امیر جماعت چڑانوالہ کی ہمشیرہ تھیں۔ اور محمد بشیر الدین احمد صاحب آف برسٹل اور خاکسار محمد ظہیر الدین احمد معین الدین احمد اسسٹنٹ ورکس منیجر واہ فیکٹری اور امین الدین اختر دار الخیر جنرل سٹور ربوہ اور سعید الدین احمد آف برسٹل کی والدہ تھیں۔ ۸ مارچ کو از راہ شفقت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد موصیہ ہونے کی وجہ سے مقبرہ بہشتی ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں اور یہ بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین

محمد ظہیر الدین احمد جی ٹی ایس بک سٹال لاہور

۲۔ میرے بیٹے عبد المومن کو لاہور میں مورخہ یکم مارچ کو ایک حادثہ پیش آیا۔ اور وہ جنرل ہسپتال میں تین دن زیر علاج رہ کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے مسجد مہدی میں ۵ مارچ کو بعد نماز عصر نماز جنازہ پڑھائی۔ اور تدفین کے بعد دعا بھی کرائی۔ مرحوم نہایت فرمانبردار اور نیک بیٹا تھا۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور ہمیں صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار میر عبد الواحد ریٹائرڈ ایس پی ابن ڈاکٹر میر محمد علی خان صاحب افریقوی حال مقیم شیخ پور ضلع گجرات

۳۔ میری دادی جان محترمہ سرداراں بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی غلام نبی صاحب مرحوم (والدہ مولوی محمد صادق صاحب) مورخہ ۳۰ فروری ۱۹۶۹ء کو بعمر ۸۰ سال وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ بچپن سے صوم و صلوٰۃ کی پابند تھیں۔ مگر جب ۱۹۲۳ء میں سلسلہ میں داخل ہوئیں تو ایک عظیم روحانی انقلاب ان کی زندگی میں آیا۔ صاحب رؤیا اور کشوف اور مستجاب الدعوات تھیں۔ ڈیڑھ سال کا عرصہ بیماری میں گزارا۔ زبان پر توبہ استغفار کا ورد رہا۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ جگہ عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ مرحومہ نے اپنی یادگار تین لڑکے اور ایک لڑکی اور ۲۵ پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کا حافظ و ناصر ہو۔

خاکسار۔ بشیر احمد ندیم نورنگر فارم محمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر سندھ

۴۔ میرے داماد عزیزم رفیق احمد صاحب سابق معلم وقف جدید و حال کارکن جامعہ احمدیہ یکم مارچ ۱۹۶۹ء کو کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد ربوہ میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اسی روز بعد نماز عصر مکرم قریشی فضل حق صاحب نے مسجد مہدی میں نماز جنازہ پڑھائی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم محمد شفیق صاحب قیصر نے دعا کرائی۔ مرحوم نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ دو بچے یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔

محمود احمد چوکیدار دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

# ولادت

عزیزم کریم احمد ابن شیخ محمد شریف صاحب دھمی روڈ جھنگ صدر کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت داؤد احمد تجویز فرمایا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہر طرح عزیز کو والدین کے لئے خیر و برکت کا موجب اور آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔

خاکسار۔ محمد الدین شاہد مربی سلسلہ فیصل آباد۔

# عیسائی عقیدۂ تثلیث کی تردید

مکرم مولوی روشن دین احمد صاحب۔ مربی سلسلہ احمدیہ مقیم کوئٹہ

(۲)

## حضرت مریم پر روح کا نازل ہونا

(۳) فرشتے نے جب حضرت مریمؑ کو بچہ کی پیدائش کی خوشخبری دی تھی تو حیرت زدہ ہو کر فرشتہ سے سوال وجواب کے رنگ میں پوچھتی ہیں۔ جو انجیل میں بایں کلمات درج ہے:۔

"مریم نے فرشتہ سے کہا۔ یہ کیونکر ہوگا۔ جبکہ میں مرد کو نہیں جانتی۔ اور فرشتہ نے جواب میں اس سے کہا کہ روح القدس تجھ پر نازل ہوگا۔" (لوقا ۱/۳۵)

نیز متی ۱/۱۸ میں یہ الفاظ درج ہیں:۔

"وہ روح القدس کی قدرت سے حاملہ پائی گئی۔"

حضرت مریمؑ پر روح القدس کا نزول ثابت کرتا ہے کہ عورتوں پر بھی اس کا نزول ہوسکتا ہے۔

## عیسائیوں پر روح القدس کا نزول

(۴) انجیل لوقا ۱۲/۱۱-۱۲ میں مندرجہ ذیل الفاظ تحریر ہیں:۔

"اور جب وہ تم کو عبادت خانوں میں اور حاکموں اور اختیار والوں کے پاس لے جائیں تو فکر نہ کرنا کہ ہم کس طرح یا کیا جواب دیں یا کیا کہیں۔ کیونکہ روح القدس اسی گھڑی تمہیں سکھا دے گا کہ کیا کہنا چاہیئے۔"

اگر عیسائیوں پر بھی روح القدس اترتا ہے تو پھر یسوع اور اس کے پیروؤں میں کیا فرق رہ گیا؟

## غیر قوموں پر روح القدس کا نزول

(۵) اعمال ۱۵/۷-۸ میں مندرجہ ذیل الفاظ ہیں:

"اے بھائیو! تم جانتے ہو کہ بہت عرصہ ہوا جب خدا نے تم لوگوں میں سے مجھے چنا کہ غیر قومیں میری زبان سے خوشخبری کا کلام سن کر ایمان لائیں اور خدا نے جو دلوں کو جانتا ہے ان کو بھی ہماری طرح روح القدس دے کر ان کی گواہی دی۔"

مندرجہ بالا اقتباسات سے پوری طرح واضح ہو جاتا ہے کہ یسوع کو روح القدس کے ساتھ ہونے کی وجہ سے کوئی خصوصیت اور فضیلت نہ تھی کیونکہ از روئے انجیل روح القدس تو غیر قوموں پر بھی اترا کرتا تھا۔ سو جب تثلیث میں سے یسوع کے بیٹا ہونے سے انکار کر دیا۔ اور دوسرے نمبر پر تثلیث میں سے روح القدس کا اترنا یسوع کے علاوہ غیر اقوام پر بھی ثابت ہے تو وہ فضیلت اور خصوصیت جو یسوع کو روح القدس کی وجہ سے تھی وہ بھی باقی نہ رہی۔ تو جب اقانیم ثلاثہ میں سے دو کا ابطال ثابت ہوگیا۔ اور پیچھے والا اقنوم ایک ہی رہا اور وہی باپ یعنی خدا ہے۔ جس کو انجیل نے بھی بوضاحت قبول کیا ہے جیسا کہ مندرجہ ذیل اقتباسات سے واضح ہوتا ہے:۔

## توحید کے متعلق حوالے

(۱) یوحنا ۱۷/۳ میں ہے:۔

"اور ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ خدائے واحد اور برحق کو اور یسوع مسیح کو جسے تو نے بھیجا ہے جانیں۔"

(۲) مرقس ۱۲/۲۹ میں مندرجہ ذیل الفاظ ہیں:۔

"خداوند ہمارا خدا ایک ہی خداوند ہے۔"

(۳) متی ۲۲/۳۷-۳۸ میں درج ہے:۔

"اس نے اس سے کہا کہ خداوند اپنے خدا سے اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری عقل سے محبت رکھ۔ بڑا اور پہلا حکم یہی ہے۔"

تثلیث کی تردید کا ایک پہلو تو مندرجہ بالا الفاظ میں پیش ہے اور اس کا دوسرا پہلو مندرجہ ذیل الفاظ میں ہے کہ اقانیم ثلاثہ کامل اور مستقل ہیں۔ اگر تینوں کامل اور مستقل ہیں۔ تو پھر تینوں کی ضرورت نہیں رہتی صرف ایک ہی کافی ہے نیز یوحنا ۳/۱۶ میں ہے:۔

"کیونکہ خدا نے دنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا۔"

یوحنا رسول کی اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ باپ پہلے تھا اس کے بعد اس کے ہاں بیٹا ہوا۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ تثلیث میں تقدیم و تاخیر ہے اور ان کے مراتب میں بھی فرق ہے سو یہ کہنا کہ تینوں اقانیم مکمل ہیں۔ بالکل غلط ہے۔

(۲) تثلیث کے عقیدہ کے بیان میں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ تین ایک اور ایک تین ہیں۔ یہ ضدین ہیں۔ اگر یہ مان لیا جائے کہ ایک تین اور تین ایک ہیں تو تقسیم الشئی الی نفسہ لازم آتی ہے یعنی کسی چیز کا اپنی ذات میں تقسیم ہونا۔ اور یہ محال ہے۔ ہاں تقسیم الشئی الی اجزاءہ ہوسکتی ہے مثلاً ایک روپیہ آنوں اور پیسوں میں تقسیم ہوسکتا ہے۔ اس لئے جس چیز کا وجود ہی محال ہو اس کو ماننا اور اس پر ایمان لانا بے سود اور باطل ہے۔

(۳) اگر خدا مثلث ہے تو اس میں ترکیب تسلیم کرنا ضروری ہے اس کو پھر واحد نہیں کہا جاسکتا۔ اور مرکب اپنے غیر کا محتاج ہوتا ہے جو ناممکن ہے اور اس کی الوہیت کے خلاف ہے۔

(۴) تین اقنوم ایک دوسرے پر عامل و معمول ہیں مثلاً باپ نے ایک عمل کیا۔ اس کے نتیجہ میں بیٹا پیدا ہوا اور بیٹے کی تحریک کے نتیجہ میں روح القدس پیدا ہوا۔ اس لئے یہ کہنا کہ تینوں اقانیم مکمل اور برابر ہیں۔ بالکل غلط ہے۔

(۵) اقانیم ثلاثہ میں امتیاز کیسے ہو۔ یہ امتیازی نشان ان کی صفات ہوں گی۔ اگر ایک اقنوم کا رنگ سرخ ہے تو امتیاز کے لئے دوسرے کا رنگ کالا ہوگا۔ اور یہ فرق عیسائی عقیدہ کے خلاف ہوگا جو تثلیثی عقیدہ کے ابطال کا ثبوت ہے۔

(۶) تینوں اقانیم علم میں مساوی نہیں۔ انجیل مرقس ۱۳/۳۲ میں مندرجہ ذیل الفاظ ہیں:۔

"لیکن اس دن یا اس گھڑی کی بابت کوئی نہیں جانتا نہ آسمان کے فرشتے۔ نہ بیٹا مگر باپ۔"

صاف واضح ہے کہ علم میں تینوں اقنوم برابر نہیں۔ پس مزعومہ تثلیث باطل ہے۔

(۷) تینوں اقنوم قدرت میں مساوی نہیں:۔

متی ۲۰/۲۳ میں بایں الفاظ لکھا ہے:۔

"اس نے ان سے کہا میرا پیالہ تو پیو گے لیکن اپنے دہنے بائیں کسی کو بٹھانا میرا کام نہیں۔ مگر جن کے لئے میرے باپ کی طرف سے تیار کیا گیا ان ہی کے لئے ہے۔"

عبارت بالا بڑی صداقت سے بیان کر رہی ہے کہ تینوں اقنوم قدرت و طاقت میں بھی برابر نہیں۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ عیسائیت کا خیال تین اقانیم مکمل ہیں بالکل ہوائی خیال ہے۔

## اقانیم ثلاثہ کی جمعیت

پھر یہ کہنا کہ اقانیم ثلاثہ کی جمعیت خدا تعالیٰ میں پائی جاتی ہے یہ بالکل غلط ہے۔ اس کی کوئی دلیل اور ثبوت نہیں اس طرح تو ہر شے مرکب ہے مثلاً ایک درخت میں شاخیں اور ان پر برگ و ثمر بھی ہوں گے۔ اگر حقیقی توحید پر نظارت کی جاتی ہے تو وہ دلیلیں مذکورہ شئی کا حقیقی مصداق ہوتی ہے

## تثلیث کا ذکر

(۶) تثلیث کے عقیدہ کا ذکر انجیل میں کہیں نہیں ہے اور نہ ہی کسی جگہ اس عقیدہ کو اشارۃً یا کنایۃً بیان کیا ہے۔ البتہ بعض دفعہ متی ۲۸/۱۹ کو سینہ زوری کرتے ہوئے پیش کر دیا جاتا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:۔

"پس تم جا کر سب قوموں کو شاگرد بناؤ اور انہیں باپ بیٹے اور روح القدس کے نام پر بپتسمہ دو۔"

اگر یہ عبارت حقیقت ہوتی تو اس کا دوسری اناجیل میں کسی نہ کسی رنگ میں ذکر آتا۔ بے شک مرقس نے اس واقعہ کو بیان کیا ہے لیکن ان مندرجہ الفاظ کو چھوڑ گیا

ہے اس لئے یقینی رائے یہی ہے کہ اس آیت کا مطلب وہ نہیں جو عیسائی سمجھتے ہیں۔ بلکہ اس کے حقیقی یہی معنے ہیں کہ باپ سے مراد خدا۔ اور بیٹے سے مراد رسول اور روح القدس سے کلام الٰہی اور فرشتہ مراد ہیں۔ اس سے آیت کا مفہوم بھی بالکل واضح ہو جاتا ہے۔

## الوہیت اور انسانیت۔

(۱۰) اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے۔ وہ ہر جگہ موجود ہے۔ جیسا خود وہ تعالیٰ ہے۔ ویسی ہی اس کی صفات ہیں۔ "لیس کمثلہ شیء" کا حقیقی مصداق ہے وہ محدود نہیں بلکہ لامحدود ہے۔ مگر انسان اس کے مقابلہ میں فانی ہے اور خاک کا پتلا ہے۔ اس کی صفات بھی اس جیسی یعنی محدود ہیں۔ پھر ایک لامحدود ہستی ایک محدود ہستی میں کس طرح سمو سکتی ہے۔ اس لئے اگر تثلیث کے عقیدہ کو ہم روا رکھتے ہیں تو لازماً یہ بھی ماننا پڑتا ہے کہ اللہ جیسی ہستی جو لامحدود ہے ایک محدود ہستی میں کس طرح سمو سکتی ہے۔ سو اس لئے عقیدۂ تثلیث کو عقل سلیم کبھی نہیں مان سکتی۔ بلکہ عقل سے دھکے دیتی ہے

## قرآن مجید کی پیشگوئی
## درباره تثلیث پرستگان

(۱۱) قرآن مجید برحق کتاب ہے۔ اس میں اہل تثلیث کے متعلق پیشگوئی ہے جو من و عن درج ذیل ہے:۔

خدا تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"وَلَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ
قَالُوا إِنَّ اللَّهَ ثَالِثُ
ثَلَاثَةٍ وَمَا مِنْ إِلَٰهٍ
إِلَّا إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۚ وَ
إِن لَّمْ يَنتَهُوا عَمَّا
يَقُولُونَ لَيَمَسَّنَّ
الَّذِينَ كَفَرُوا
مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ
أَفَلَا يَتُوبُونَ إِلَى
اللَّهِ وَيَسْتَغْفِرُونَهُ ۚ
وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ
(۵ : ۷۴)

جن لوگوں نے یہ کہا ہے کہ اللہ یقیناً تین میں سے ایک ہے۔ وہ یقیناً کافر ہو گئے اور سوائے ایک معبود کے کوئی دوسرا معبود نہیں اور جو کچھ وہ کہتے ہیں اگر وہ اس سے باز نہ آئے تو ان میں سے جنہوں نے کفر اختیار کیا ہے انہیں ضرور دردناک عذاب پہنچے گا۔

سو موجودہ دور زیادی وہ دور ہے جس میں تثلیث کے پرستاروں کو دردناک عذاب نے آ ڈالا ہے۔ خداوند تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان کو توبہ کرنے کی توفیق دے۔ آمین!

## عیسائی دنیا کے متعلق پیشگوئی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"آرہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مردوں کی ناگہ زندہ وار
کہتے ہیں تثلیث کو اب اہل دانش الوداع
پھر ہوئے ہیں چشمۂ توحید پر از جاں نثار"
(درثمین)

○

# دعائے مغفرت

میرے پیارے والد حاجی غلام محمد صاحب ۲۰ فروری ۱۹۷۹ء بروز منگل بوقت ۲ بجے بعد دوپہر ہم سب کو داغ مفارقت دے کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

مرحوم بڑے ہی خوبیوں کے انسان تھے۔ صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے۔ جوانی کی عمر سے ہی نماز تہجد کے پابند رہے۔ بلکہ نماز اشراق بھی باقاعدگی سے ادا فرماتے۔ وفات سے تین روز قبل چونکہ چلنے پھرنے کی طاقت نہیں تھی۔ سائیکل پر بیٹھ کر نماز باجماعت کے لئے ظہر نماز پر تشریف لے گئے اور سب دوستوں سے ملے۔ ربع صدی تک امام الصلوٰۃ کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ فرضی روزوں کے علاوہ نفلی روزے بھی اکثر رکھا کرتے تھے۔ قرآن کریم کے ساتھ ایسا عشق تھا۔ کہ اکثر حصہ قرآن کریم زبانی یاد کیا ہوا تھا اور اب بھی چار چار یا پانچ پانچ سپارے روزانہ تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ جب ذرا تھک جاتے تو کتب حضرت مسیح موعود پڑھنا شروع کر دیتے۔ اور اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ قرآن کریم اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پڑھنے کی تلقین فرماتے۔ بڑھاپے کی عمر کے باوجود ۶/۵ میل روزانہ پیدل سفر کرتے۔ نماز جمعہ کے لئے اکثر پیدل جایا کرتے اور پیدل ہی واپس گھر آیا کرتے۔ مہمانوں کا خاص خیال رکھتے۔ تسبیح و تحمید اور درود شریف سے ہر وقت اپنی زبان کو تر رکھتے تھے۔ ۷۰ سال کی عمر میں حقہ نوشی ترک کی۔ اور اپنی اولاد کو اس سے بچنے کی تلقین فرماتے۔

خدا کے فضل سے آپ موصی تھے وفات سے اگلے روز آپ کی نماز جنازہ صبح ۸ بجے محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعت احمدیہ فیصل آباد نے پڑھائی۔ بعدہٗ جنازہ ربوہ لایا گیا اور نماز ظہر کے بعد مسجد مبارک کے متصل صحن میں محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال (خرچ) نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں دفن کئے گئے۔ آپ نے اپنے پیچھے ایک بیوہ چھ بیٹے بیٹیاں اور بہت سے پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔

احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ والد صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

آخر پر میں اُن سب احباب اور محسنوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے ہم سوگواروں کے ساتھ زبانی یا تحریری طور پر اظہار ہمدردی فرمایا۔ اور ہمارے دل کو ڈھارس بندھائی۔ اللہ تعالیٰ ان سب دوستوں کو بہتر سے بہتر اجر عطا فرمائے۔ آمین

(نذیر احمد سہگل - نائب ناظم انصار اللہ ضلع فیصل آباد)

# شکریہ احباب

میرے خالہ زاد بھائی عزیز ظفر احمد کی ناگہانی وفات پر احمدی اور غیر از جماعت دوستوں نے دور و نزدیک سے تشریف لا کر اور بذریعہ خطوط ہمارے ساتھ تعزیت فرمائی اور ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔ ہم ان سب کا دلی شکریہ ادا کرتے ہیں۔ ان کی وجہ سے ہمارے غمگین دلوں کو بہت ڈھارس ہوئی۔

اللہ تعالیٰ انہیں اس ہمدردی کا اجر عظیم بخشے۔ نیز جملہ احباب بھی اور عزیز مرحوم کی اہلیہ اور بچوں کو آئندہ بھی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

(محمد نواز گوندل زعیم انصار اللہ - فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ)

## پتہ مطلوب ہے

محترمہ منور سلطانہ صاحبہ بنت چوہدری سعید احمد صاحب وصیت نمبر ۲۲۷۲۶ سابق سکونت قادیان کا موجودہ پتہ درکار ہے۔ اگر کسی صاحب کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو یا وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو دفتر ہذا کو جلد اپنے موجودہ پتہ سے مطلع فرمائیں۔ دفتر کو ان سے ضروری خط و کتابت کرنی ہے (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

## ناظمین اطفال متوجہ ہوں

ابھی تک بعض مجالس نے اطفال کی فہرست تجنید نہیں بھجوائی۔ جلد از جلد فہرست تجنید مکمل کر کے دفتر مرکزیہ کو ارسال فرمائیں۔

(سیکرٹری تجنید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

# درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کے والد محترم چوہدری محمد الدین صاحب مینیجر فضل محمود فارم (محمود آباد کنری) کا اپریشن مورخہ ۱۵ فروری ۱۹۷۹ء بروز جمعرات کو بائیں آنکھ کا اپریشن ہوا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین
اعجاز احمد انور گورنمنٹ ماڈل کالج میرپور خاص سندھ

۲۔ خاکسار آج کل علیل ہے کمزوری بہت ہے۔ زیادہ چل پھر نہیں سکتا۔ دوران سر اور دل کی تکلیف ہے۔ نیز معدہ میں جلن اور السر ہے جس کی وجہ سے بہت تکلیف ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کو کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ اور بیش از بیش خدمات دینیہ بجا لانے کی توفیق بخشے۔
غلام رسول بھٹی معرفت بھٹی جنرل سٹور نبی سرروڈ ضلع تھرپارکر سندھ

۳۔ میرا لڑکا عزیزم عبدالشکور جو اس وقت بیرون ملک مقیم ہے کافی عرصہ سے پیٹ میں گیس کی وجہ سے بہت بیمار ہے۔ احباب کرام سے اس کی کامل و عاجل صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔
… قریشی فیکٹری ایریا ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# وصایا

**ضروری نوٹ:-**
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز - ربوہ)

## مسل نمبر ۲۳۹۶۸

میں ذوالکفلی لوبس ولد محمد علی سوطان مانگ کوٹو پیشہ مبلغ احمدیہ عمر ۳۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جکارتہ انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۸/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ ایک عدد مکان -/۱۹،۰۰،۰۰۰ روپے انڈونیشین
۲۔ مچھلی کا تالاب -/۷،۰۰،۰۰۰ "
۳۔ کیمرہ -/۲۰،۰۰۰ "
۴۔ ایک عدد گھڑی -/۲۰،۰۰۰ "
۵۔ نقد بینک بیلنس -/۲۵،۰۰۰ "
۶۔ قیمت پستول -/۲۰،۰۰۰ "

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۲۴۳۰۰ روپے انڈونیشین ماہوار آمد بصورت مبلغ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ ذوالکفلی لوبس جکارتہ انڈونیشیا
گواہ شد۔ رددوان امان اللہ جکارتہ انڈونیشیا
گواہ شد۔ عبدالرحمن احمدی۔ جکارتہ انڈونیشیا۔

## مسل نمبر ۲۳۹۶۹

میں جنت بی بی زوجہ ایم بشیر الحق صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ایل پلاٹ ضلع ساہیوال بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۴/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زیور طلائی۔ چوڑیاں ۶ عدد۔ ۵ تولہ۔ کانٹے طلائی ایک جوڑی ۶ ماشہ انگوٹھی طلائی ایک عدد ۶ ماشہ۔ مالیت -/۳۶۰۰ روپے
۲۔ بکری ایک عدد مالیت -/۳۰۰ روپے
۳۔ حق مہر۔ وصول شدہ -/۵۰۰ روپے
۴۔ نقد رقم -/۶۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

الامۃ۔ جنت بی بی زوجہ ایم بشیر الحق ایل پلاٹ۔ P.O سرسنگھ ضلع ساہیوال۔
گواہ شد۔ ایم بشیر الحق خاوند موصیہ وصیت ۱۶۲۵۸ پرانی منڈی چونگی ضلع لاہور
گواہ شد۔ منور احمد ولد چوہدری محمد صدیق صاحب۔ ایل پلاٹ۔ ساہیوال۔

## مسل نمبر ۲۳۹۷۰

میں رابعہ بی بی اہلیہ چوہدری غلام رسول صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۷۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن صابو بھڈیارہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۱/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زیور طلائی۔ کڑے ۴ تولہ۔ ڈنڈیاں ۲ دو تولہ۔ مالیت -/۴۵۰۰ روپے
۲۔ حق مہر -/۳۲ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

الامۃ۔ رابعہ بی بی اہلیہ غلام رسول صاحب صابو بھڈیارہ P.O سوکن ونڈ ضلع سیالکوٹ۔
گواہ شد۔ ظہور احمد سیکرٹری مال صابو بھڈیار ضلع سیالکوٹ۔
گواہ شد۔ محمد شفیع ولد غلام رسول صاحب صابو بھڈیار۔ سیالکوٹ

## مسل نمبر ۲۳۹۷۱

میں حمید حسن منور ولد چوہدری محبوب حسین صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور چھاؤنی ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۸/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۴۰۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

العبد۔ حمید حسن منور۔ ۲۷ کیولری گراؤنڈ سٹریٹ ۳۔ آفیسرز کالونی لاہور چھاؤنی۔
گواہ شد۔ منور احمد باجوہ وصیت ۱۵۵۲۰ گنج مغلپورہ لاہور۔
گواہ شد۔ منور احمد خاں مرکزی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ لاہور۔

**تصحیح**۔ ان کی اہلیہ مکرمہ قانتہ درد صاحبہ کی وصیت ۲۳/۱/۷۸ کے اخبار الفضل میں شائع ہوئی جس میں قانتہ درد زوجہ حمید حسن منور کی بجائے محمد حسن منور شائع ہوا تھا۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

## مسل نمبر ۲۳۹۷۲

میں کمانڈر محمد اسلم ولد چوہدری عبدالرشید صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ½۴۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۱/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ پلاٹ نمبر ۷ رقبہ ۴۰۰ مربع گز واقع ڈیفنس ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی۔ مالیت -/۲۰،۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۲۶۰۰ روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

العبد۔ کمانڈر محمد اسلم پاکستان نیول اکیڈمی۔ منوڑا کراچی ۱۰
گواہ شد۔ مرزا عبدالرحمن وصیت ۹۶۶۰ محاسب جماعت احمدیہ کراچی
گواہ شد۔ صغیر احمد [illegible] سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

## گمشدہ نوٹ بک

ایک نوٹ بک جس میں کچھ ضروری باتیں ہیں چند دن ہوئے کہیں ربوہ میں گر گئی ہے اس میں ہزاروں روپے کا حساب کتاب ہے جن صاحب کو ملی ہو مہربانی فرما کر درج ذیل پتے پر پہنچا کر شکریہ کا موقع دیں۔
(شریف احمد ریڑھے والا محلہ دارالفضل ربوہ یا پہنچا کر یا دفتر الفضل ربوہ)


دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
آپ اپنی صحت اور تندرستی کی بقا کے لئے ناصر دواخانہ ربوہ کی مفید و مجرب دوائیں استعمال کریں۔
بیرونی مریض قابل اعتماد اصولی علاج کے لئے پرچہ تشخیص و تجویز اور مکمل فہرست ادویہ جو مفید طبی معلومات پر مشتمل ہے مفت طلب کریں۔
**مینجر ناصر دواخانہ۔ گولبازار ربوہ**

## جامعہ احمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# سیمینار امریکہ کے تیسرے اور چوتھے دن کی مختصر روداد

الجمعیۃ العلمیۃ جامعہ احمدیہ ربوہ کے زیرِ اہتمام سیمینار امریکہ کا تیسرا اجلاس مورخہ ۱۰ مارچ ۱۹۷۸ء ساڑھے چار بجے سہ پہر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی صدارت میں شروع ہوا۔ مکرم حافظ عارف اللہ صاحب نے سورۃ کہف کے آخری رکوع کی تلاوت کی۔ اس کے بعد مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی سابق مبلغ امریکہ نے "امریکہ میں تبلیغ اسلام اور ہماری ذمہ داریاں" کے موضوع پر خطاب کیا۔ آپ نے امریکی معاشرہ کے بعض اہم پہلوؤں کی نشان دہی کی اور اس کے مطابق تبلیغ کا مؤثر طریق اختیار کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے بتایا کہ امریکن قوم میں اس وقت مذہب سے نفور اور بیزاری پیدا ہو چکی ہے جس کے ردِّ عمل کے طور پر مختلف تحریکیں سر اُٹھاتی رہتی ہیں۔ لیکن اس سے اس مذہبی خلاء کا پتہ چلتا ہے جو امریکن قوم میں پیدا ہو چکا ہے۔

آپ کے بعد مکرم مسعود احمد صاحب دہلوی ایڈیٹر الفضل ربوہ نے "حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ الودود کے دورۂ امریکہ" سے متعلق اپنا پُر از معلومات مقالہ پیش فرمایا آپ نے بتایا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس بیس روزہ دورۂ امریکہ میں ہر روز بیسیوں [illegible] واقعات رونما ہوتے اور خدائی تائید و نصرت کے عظیم الشان نشانات دیکھنے میں آتے رہے۔ حضور ایدہ اللہ بیسیوں پریس کانفرنسوں اور اخباری نمائندوں سے انفرادی ملاقاتوں میں ہر قسم کے موضوع پر اس عمدگی سے اظہارِ خیال فرماتے رہے کہ بڑے بڑے ماہر اور محقق آپ کے تبحّر علمی اور ہر علم میں آپ کی گہری نظر اور مطالعہ کی داد دئے بغیر نہ رہ سکے۔

آخر میں صدرِ اجلاس محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے اپنے صدارتی خطاب میں ان ہر دو مقالوں کے بعض پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ آپ نے اس اجلاس کے دوسرے مقالہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ دورہ وقت کی اہم ضرورت تھا۔ اس نے امریکہ میں بہت سے گہرے اور نہایت خوشگوار اثرات چھوڑے ہیں اور امریکنوں کے علاوہ احمدی احباب کے لئے بھی یہ دورہ نہایت مؤثر اور خوشکن ثابت ہوا ہے جس کے اثرات اپنے سفرِ امریکہ میں خاکسار نے بچشم خود دیکھے ہیں۔

یہ پُر از معلومات نشست پورے دو گھنٹے جاری رہنے کے بعد دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہو گئی۔

۱۱ مارچ کو سیمینار کے چوتھے اور آخری اجلاس کی کارروائی صدرِ اجلاس محترم مولانا محمد شریف صاحب سیکرٹری مجلس نصرت جہاں کے ارشاد پر مکرم حافظ برہان محمد خان صاحب متعلم جامعہ احمدیہ کی تلاوتِ قرآن پاک سے شروع ہوئی۔ بعدہٗ مکرم حنیف یعقوب صاحب آف ٹرینیڈاڈ نے "ٹرینیڈاڈ میں جماعتِ احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیاں" کے موضوع پر اپنا مقالہ پیش فرمایا۔ آپ نے ابتداء میں اپنی قبولِ احمدیت کی دلچسپ داستان سنائی۔ آپ نے ٹرینیڈاڈ میں جماعتِ احمدیہ کی تنظیمی اور تبلیغی کوششوں کے ذکر میں بتایا کہ وہاں اللہ کے فضل سے دو احمدیہ مساجد موجود ہیں اور ایک ماہانہ رسالہ Ahmadiyyat or True Islam بھی ۱۹۶۲ء سے باقاعدگی سے شائع ہو رہا ہے۔

ازاں بعد مکرم سید جواد علی صاحب سابق مبلغ امریکہ نے بعنوان "امریکن احمدیوں کے ایمان افروز واقعات" حاضرین سے خطاب فرمایا۔ آپ نے اس سلسلہ میں کئی دلچسپ واقعات سنائے۔

اس نشست کا تیسرا معلوماتی مقالہ مکرم پروفیسر مسعود احمد خان صاحب نے "امریکہ کا عمومی تاریخی جائزہ" کے عنوان سے پیش فرمایا۔ آپ نے امریکہ کے انکشاف، وہاں انگریزوں، پرتگالیوں کے قبضہ اور [illegible] آزادی اور موجودہ حالات کا تذکرہ نہایت جامع انداز میں پیش کیا۔ ہر مقالہ کے بعد سامعین کو سوالات کے لئے موقع دیا جاتا رہا۔

آخر میں محترم صدرِ اجلاس نے اپنے صدارتی خطاب میں بعض اہم نکات کی طرف سامعین کی توجہ مبذول کرائی۔ پھر آپ نے اجتماعی دعا کرائی۔ مسجد حسن اقبال میں نماز مغرب ادا کرنے کے بعد اسی ہال میں مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر استاذ الجامعہ نے امریکہ اور دنیا بھر میں تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں جماعتِ احمدیہ کی مساعی پر مشتمل سلائیڈز دکھائیں اور اس طرح اللہ کے فضل و رحم سے یہ پانچواں سیمینار بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

# مجاہدین تحریکِ جدید توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"ہماری جماعت ایک ایسی جماعت ہے جس کے دل میں یہ تڑپ ہے کہ اسلام ساری دُنیا پر غالب آجائے۔ اسلام کے مقابلے میں تمام ادیانِ باطلہ مٹ جائیں۔ سارے اندھیرے جاتے رہیں۔ اسلام کا نور ساری دُنیا میں پھیل جائے۔ لوگ اپنے اپنے کاموں میں مگن ہیں کسی کو اسلام کی اشاعت کا فکر نہیں اور نہ اسلام کا درد ہے۔ یہ جماعتِ احمدیہ ہی ہے جس کے دل میں اسلام کا درد ہے۔"

تحریکِ جدید کے ذریعہ تمام غیر ممالک میں اسلام اور احمدیت کی تبلیغ کا کام ہو رہا ہے۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے کہ اشاعتِ اسلام کے کام کے لئے اس نے جماعتِ احمدیہ کو منتخب فرمایا ہے۔ لہٰذا ہمارے مجاہدین تحریکِ جدید کو چاہیئے کہ تحریکِ جدید کے مالی جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں تاکہ ہم اپنی زندگیوں میں اسلام کو کُل ادیان پر غالب ہوتا دیکھ لیں۔ آمین

(وکیل المال تحریکِ جدید ربوہ)

# پیغامِ حق اور انصار اللہ

ہر وہ شخص جو احمدی ہے اور جس نے صدقِ دل سے احمدیت کو قبول کیا ہے اُس کیلئے امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دینی اور ایمانی خواہشات کو پورا کرنا ایک ایسا فریضہ ہے جس سے اُس کے ایمان کی تکمیل ہوتی ہے۔ اِس ضمن میں حضورؑ کی ایک نہایت ہی اہم خواہش کی طرف انصار بھائیوں کو توجہ دلا کر درخواست کی جاتی ہے کہ وہ حضورؑ کی اِس خواہش کو پورا کرنے کے لئے پورے جوش و خروش سے سرگرمِ عمل ہو جائیں۔ حضورؑ فرماتے ہیں:۔

"اگرچہ اپنے فرض کا ایک حصہ بذریعہ تحریروں کے ہم نے پورا کر دیا ہے مگر تاہم ایک بڑا ضروری حصہ باقی ہے کہ عوام الناس کے کانوں تک ایک دفعہ خدا تعالیٰ کے پیغام کو پہنچا دیا جائے کیونکہ عوام الناس میں ایک بڑا حصہ ایسے لوگوں کا ہوتا ہے جو کہ تعصّب اور تکبّر وغیرہ سے خالی ہوتے ہیں۔۔۔۔ ہماری طرف کی باتوں اور دعووں اور دلیلوں سے محض ناآشنا ہوتے ہیں اِس لئے ۔۔۔ ان کو بتلایا جاوے کہ ہمارے مامور ہونے کی غرض کیا ہے اور اس کے دلائل کیا ہیں۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ [illegible])

احباب حضور علیہ السلام کی اِس مقدس خواہش کو پورا کرنے کی کما حقہٗ جدوجہد کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔

(قیادت اصلاح و ارشاد انصار اللہ مرکزیہ)

# ضروری اعلان

سچی خوابوں، رؤیا اور الہام پر مشتمل جو کتاب خاکسار کے زیرِ تالیف تھی وہ اپنی تکمیل کے آخری مراحل کو پہنچ رہی ہے جس دوست یا بہن نے ابھی تک اپنی خوابیں نہ بھجوائی ہوں وہ جلد سے جلد لکھ کر اپنے مکمل پتہ کے ساتھ خاکسار کو ارسال کر دیں۔ خواب صرف وہی لکھی جائے جو پوری ہو چکی ہو۔ والدین اپنے بچوں کی خوابیں بھی بھجوا سکتے ہیں۔

خاکسار فضل الٰہی انوری
D-2 خیابان سہروردی۔ آبپارہ
اسلام آباد

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲